Al-Azhār

Volume 8, Issue 1 (Jan-June, 2022)

ISSN (Print): 2519-6707

Issue: https://www.al-azhaar.org/index.php/alazhar/issue/view/18

URL: https://www.al-azhaar.org/index.php/alazhar/article/view/509

Article DOI: https://doi.org/10.5281/zenodo.12915084

Title Introduction of Proposed Waqf Laws(need and desired objectives of enactment of new laws).”

Author (s): Memoona Rafi

Received on: 26 Jan , 2021

Accepted on: 27 March, 2022

Published on: 25 June, 2022

Citation: Mamoona Rafi “Introduction of Proposed Waqf Laws(need and desired objectives of enactment of new laws),” Al-Azhār:8 no,1(2022): 323-239

Publisher: The University of Agriculture Peshawar

Click here for more

مجوزہ وقف قوانین کا تعارف(نئے قوانین کے نفاذ کی ضرورت اور مطلوبہ مقاصد)

Introduction of Proposed Waqf Laws (need and desired objectives of enactment of new laws)

Memoona Rafi.[1]

Abstract.

Waqf is a charity work. Our religion guides us to help needy people. Waqf means to dedicate their money to hospitals, shrines, needy and poor peoples, and other pious work for the sake of Islam and the welfare of humanity, that s why ulema set rules for the waqf properties. In this article, the needs and objectives of new waqf laws have been discussed.in this paper rules and regulations of waqf have been discussed also an analysis of enacted 1979, and 2020 waqf laws in Pakistan.

Key words: waqf laws, charity work, 1979 and 2020 waqf laws, needs, and objectives.

[1] *Phd scholar and former visiting lecturer at gift university Gujranwala.*

مجوزہ وقف قوانین کا تعارف (نئے قوانین کے نفاذ کی ضرورت اور مطلوبہ مقاصد)

مجوزہ قوانین کا تعارف:

پاکستان میں اس وقت وقف کے دو(۲) قوانین لاگو ہیں۔ پہلا ۱۹۷۹ وقف پراپرٹیز ایکٹ ہے اور دوسرا اسلام آباد کیپیٹل ٹیری ٹیری وقف پراپرٹی ایکٹ (ICT) 2020 ہے۔ جو کہ ۱۹۷۹ وقف پراپرٹیز ایکٹ کی ترامیم شدہ شکل ہے۔ چونکہ ان قوانین کا تعارف اور ان پر مفصل تبصرہ ہم نے اوپر والی فصول میں کر دیا ہے۔ یہاں ہم محض ان قوانین کا فصل کے عنوان کی مناسبت سے سرسری سا تعارف پیش کریں گے تاکہ آگے اس نئے قانون کی ضرورت، مقاصد، خوبیاں اور خامیاں بیان کی جا سکیں۔

1979 پنجاب ایکٹ

یہ ایکٹ ۱۴ اپریل ۱۹۷۹ میں لاگو ہوا۔ یہ آرڈیننس پورے پنجاب میں موجود وقف املاک کے انتظامات کے حوالے سے قوانین فراہم کرتا ہے۔ ۱۹۷۹ پنجاب ایکٹ میں ۲۶ شقیں ہیں۔ جس کی کچھ شقیں اب منسوخ ہو چکی ہیں اور ان کی جگہ جو نیا قانون متعارف کروایا گیا ہے یا جو نئی شقیں ڈالی گئی ہیں۔ ان کا نام اسلام آباد کیپیٹل ٹیری ٹیری وقف پراپرٹی ایکٹ (ICT) 2020 ہے۔[1]

اسلام آباد کیپیٹل ٹیری ٹیری وقف پراپرٹی ایکٹ (ICT) 2020

یہ ایکٹ اسلام آباد قومی اسمبلی سے ۱۳ ستمبر ۲۰۲۰ کو منظور ہوا اور ۲۴ ستمبر ۲۰۲۰ کو شائع ہوا۔ جسے اسلام آباد کیپیٹل ٹیری ٹیری وقف پراپرٹی ایکٹ (ICT) 2020 کہا جاتا ہے۔ اس میں ۲۹ شقیں ہیں۔ جو کہ ۱۹۷۹ وقف پراپرٹی ایکٹ کی ترمیم شدہ شکل ہے۔ اور اس وقت اسلام آباد اور اس کے گردونواح میں یہ نیا قانون نافذ کر دیا گیا ہے۔[2]

ترامیم:

پرانے وقف قانون ۱۹۷۹ وقف پراپرٹیز آرڈیننس میں جو ترامیم کر کے نیا قانون بنایا گیا ہے اور اس میں جو نئی شقیں ڈالی گئی ہیں ہم ان کا مطالعہ پہلے کر لیتے ہیں تاکہ اس کی ضرورت و مقاصد پر بحث کی جا سکے۔

۱۹۷۹ وقف پراپرٹیز ایکٹ کی کچھ شقوں کو اسلام آباد میں منسوخ کر دیا گیا ہے اور اسلام آباد کیپیٹل ٹیری ٹیری وقف پراپرٹی ایکٹ ۲۰۲۰ کو نافذ کر دیا گیا ہے۔ اور جو ترامیم کی گئی ہیں وہ درج ذیل ہیں:

پارلیمنٹ نے ایف اے ٹی ایف کے تقاضوں کو پورا کرنے کیلئے وفاقی دارالحکومت اسلام آباد اور اس کے ملحقات کیلئے وقف پراپرٹیز ایکٹ 2020 پاس کیا ہے۔ اس کا تعارف درج ذیل ہے:

دفعہ نمبر ا: یہ ایکٹ وفاقی دارالحکومت اسلام آباد'' کی حدود میں وقف جائیداد ایکٹ 2020ء کہلائے گا، اس کا دائرۂ کار وفاقی دارالحکومت کی حدود تک محدود ہوگا اور یہ فوری طور پر نافذ العمل ہوگا۔

اس کی دفعہ ۳: (ا) چیف کمشنر اسلام آباد و وفاقی دارالحکومت علاقہ جات (آئی سی ٹی) کیلئے ناظمِ اعلیٰ اوقاف کا تقرر کرے گا اور بذریعہ حکم ایسی تمام وقف املاک جو آئی سی ٹی کی علاقائی حدود کے اندر واقع ہیں، بشمول اس سے متعلق تمام حقوق، اثاثہ جات، قرضہ جات، واجبات اور ذمہ داریاں اس کے زیر اختیار دے سکتا ہے، (۲) کسی شخص کا ناظم اعلیٰ کے طور پر تقرر نہیں کیا جائے گا تاوقتیکہ وہ ایک مسلمان ہو اور ایسی قابلیت کا حامل ہو جیسا کہ وفاقی حکومت کی جانب سے صراحت کی گئی ہو، (۳) ناظمِ اعلیٰ، اوقاف آئی سی ٹی: ناظمِ اعلیٰ کے نام سے ایک واحد کارپوریٹ ادارہ ہوگا جو دوامی تسلسل اور مخصوص مہر کا حامل ہوگا اور وہ اپنے کارپوریٹ کے نام سے مقدمہ دائر کر سکے گا اور اس کے خلاف بھی مقدمہ ہو سکے گا، (۴) ناظمِ اعلیٰ، وفاقی حکومت کی نگرانی میں اپنے فرائض سرانجام دے گا۔

مذکورہ ایکٹ میں دفعہ 21 کی شق 2 کے تحت ناظمِ اعلیٰ کے دائرۂ اختیار کے بارے میں درج ہے جیسا کہ اس شق کا ذکر اوپر کیا جا چکا ہے کہ ناظمِ اعلیٰ اوقاف کسی ایسی وقف جائیداد کے بارے میں جسے انتظامیہ نے اپنے کنٹرول میں نہیں لیا یا اُس کا ایسا ارادہ نہیں، وقف کے اہتمام، کنٹرول اور دیکھ بھال کے بارے میں ایسی ہدایات جاری کر سکتا ہے جنہیں وہ ضروری سمجھے، بشمول ایسے خطابات، اور لیکچرز پر پابندی کے بارے میں جو پاکستان کی خود مختاری اور یکجہتی کے بارے میں متعصبانہ ہوں یا مختلف مذہبی فرقوں یا گروہوں کے بارے میں نفرت انگیزی کے جذبات پر مبنی ہوں، اسی طرح ایسے شخص کو اپنے خطابات یا لیکچرز کے ذریعے جماعتی سیاست میں ملوث ہونے سے روک سکتا ہے، اوقاف کا ناظم ایسے احکامات اور ہدایات کی تعمیل کرائے گا۔

اس میں محکمۂ اوقاف کے ایک افسر کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ از خود یہ فیصلہ کرے گا کہ آیا کوئی خطبہ، خطاب یا لیکچر ملکی خود مختاری اور سالمیت کے منافی ہے۔

دستاویزات کے مطابق اس بل کے تین بنیادی اجزاء ہیں:

ا-: اینٹی منی لانڈرنگ: رقوم کی منتقلی میں دستاویزی عمل اور عالمی قوانین کی شفافیت کے ساتھ عمل درآمد کرنا

اوران قوانین کے برخلاف رقوم کی منتقلی کو روکنا)۔

۲ -:اینٹی ٹیررازم: عالمی دنیاکی تعریفات کے مطابق دہشت گردی کی روک تھام اور دہشت گردانہ مقاصد کے لیے رقوم کی جمع بندی اور منتقلی سے متعلق عالمی خطوط کے مطابق سدِّباب کرنا۔

۳-:اوقاف کنٹرول پالیسی:بل میں اس پالیسی کادائرہ کاراسلام آبادوقف املاک بل2020ءکے عنوان سے اسلام آباد میں واقع مذہبی عبادت گاہوں اور تعلیم گاہوں تک ظاہر کیاگیاہے۔ جہاں ان اداروں کے اکاونٹس کی سکروٹنی(احتساب)ہوگی۔

حکومت نے اس نئے ٹیری ٹیری وقف پراپرٹی ایکٹ قانون کو جو کہ ۱۹۷۹وقف پراپرٹی ایکٹ کی ترامیم شدہ شکل ہے کو اس وقت اسلام آباد میں فی الفور نافذ کردیاہے۔[3]

نئے قوانین کے نفاذ کی ضرورت اور مطلوبہ مقاصد:

چونکہ ایف اے ٹی ایف(F.A.T.F) کی ڈیمانڈ پر یہ قانون بنایا گیا ہے لہذا ہم اس کا سری سری سا جائزہ لے لیتے ہیں تاکہ ہمیں اس کی حیثیت، کردار، اوراس کے مقاصد کا علم ہو سکے۔اس سے پہلے کہ ہم اس قانون کے نفاذ کی ضرورت و مقاصد کے بارے جانیں ہم پہلے یہ جان لیتے ہیں کہ فیٹف کیا ہے؟،اس کی ذمہ داریاں،اور دائرہ کار کتنا ہے؟ جس کی ڈیمانڈ پر یہ قانون بنانے کی ضرورت محسوس ہوئی۔

فنانشل ایکشن ٹاسک فورس کیاہے: (F.AT.F)

دستیاب دستاویزات کے مطابق **ایف-اے-ٹی-ایف** (Force Task Action Financial) **ایک بین الحکومتی یعنی انٹر گورنمنٹل ادارہ ہے، جسے ۱۹۸۹ء میں جی سیون ممالک (G-7) امریکا، برطانیہ، کینیڈا، فرانس، اٹلی، جرمنی اور جاپان) نے منی لانڈرنگ اور دہشت گردی سے منسلک مالی معاونت کی روک تھام اور بین الاقوامی مالیاتی نظام کو اس سلسلے میں درپیش خطرات سے بچانے کے لیے قائم کیاتھا۔)**[4]

لہذااوپر بیان کی گئی معلومات کے مطابق یہ بات سامنے آتی ہے کہ ایف اے ٹی ایف کے ادارے کو بنانے کا بنیادی مقصد پیسے کی شفاف منتقلی ہے اور بین الاقوامی سطح پر منی لانڈرنگ کے کیسز کو روکنا ہے تاکہ غیر قانونی سر گرمیوں کی روک تھام ہوسکے۔

شروع میں اس کا بنیادی مقصد صرف منی لانڈرنگ کو روکنا تھا، مگر امریکی ورلڈ ٹریڈ سینٹر پر حملوں کے بعد دہشت گردی کی مالی معاونت (ٹیرر فنانسنگ) کو روکنا بھی اس کے مقاصد میں شامل کردیا گیا۔ فنانشل ایکشن

ٹاسک فورس کے ارکان کی تعداد ابتدا میں ۱۶ تھی، جسے بڑھا کر ۳۹ کر دیا گیا۔ اس میں امریکا، برطانیہ، چین، بھارت اور ترکی سمیت ۲۵ ممالک، خلیج تعاون کونسل اور یورپی کمیشن شامل ہیں۔ ریجنل گروپس اور ۲۸ آبزرور باڈیز ہیں۔ ان آبزور باڈیز میں اقوامِ متحدہ، ورلڈ بینک، آئی ایم ایف، یورپی یونین وغیرہ شامل ہیں۔ یو این سیکیورٹی کونسل کی ریزولیوشن پاکستان سمیت دنیا کے تمام ممالک پر لازم کرتا ہے کہ وہ ''فیٹف (F.A.T.F)'' کی بات مانیں۔

اس ادارے کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ بین الاقوامی مالیاتی نظام کو دہشت گردی، کالے دھن کو سفید کرنے اور اس قسم کے دوسرے خطرات سے محفوظ رکھا جائے اور اس مقصد کے لیے قانونی، انضباطی اور عملی اقدامات کیے جائیں۔

نئی قانون سازی کے مقاصد:

اس قانون سازی کا مقصد پاکستان کے حوالے سے دنیا کو ایک شفاف امیج دینا ہے اس کے علاوہ پاکستان کے لیے تجارت اور بزنس کے راستے کھولنا ہے تاکہ لوگ بغیر کسی ڈر اور خوف کے پاکستان کے ساتھ پاکستان کے اندر اور پاکستان سے باہر تجارت کر سکیں۔ اور پاکستان کو دہشتگردی سے پاک بنایا جاسکے تاکہ پاکستان کے لیے جو راستے بند کیے گئے ہیں ان راستوں کو کھولا جائے جیسا کہ پاکستان میں بین الاقوامی کرکٹ کی بندش ہے کوئی انٹرنیشنل کرکٹ ٹیم پاکستان میں آکر کھیلنا نہیں چاہتی اس کی بنیادی وجہ پاکستان میں دہشتگردی کے واقعات ہیں لہذا یہی بنیادی وجہ ہے جس کی وجہ سے پاکستان گرے لسٹ میں ہے۔ اور پاکستان پر یہ سوالیہ نشان ہے کہ پاکستان میں موجود دہشتگردوں کو فنڈنگ کہاں سے ہو رہی ہے؟ اور دہشتگردی کے واقعات میں ملوث افراد پر مقدمات میں کم لوگوں کو سزا ہوئی ہے؟ اور مدارس کا دہشت گرد تنظیموں سے کیا تعلق ہے اور کیوں تعلق ہے؟ لہذا اسی وجہ سے نیا قانون بنانے کی ضرورت پیش آئی۔

اردو نیوز کی رپورٹ کے مطابق:

پاکستان کی پارلیمنٹ نے بلز کی منظوری کے بعد ایف اے ٹی ایف سے متعلق قانون سازی کا عمل مکمل کر لیا ہے۔ جن میں ای سی ٹی ایکٹ ۲۰۲۰ بھی شامل ہے۔ تاکہ پاکستان کو ایف اے ٹی ایف کی بلیک لسٹ میں شامل ہونے سے بچایا جاسکے اور ملک کو گرے لسٹ سے بھی نکلنے کی راہ ہموار ہو سکے۔

اس تمام قانون سازی سے منی لانڈرنگ اور دہشت گردی کی سرمایہ کاری کی روک تھام کے بین الاقوامی ادارے فنانشل ایکشن ٹاسک فورس (ایف اے ٹی ایف) کی شرائط پوری ہوں گی۔[5]

یعنی حکومت پاکستان نے ای سی ٹی ایکٹ کے علاوہ اور بھی قوانین پاس کیے ہیں جو کہ ایف اے ٹی ایف کی ڈیمانڈ پورے کرتے ہیں۔ لہذا یہ وہ ضرورت و مقاصد تھے جن کی بنیاد پر وقف کے نئے قوانین لانے کی ضرورت پڑی۔ تاکہ پاکستان کو گرے لسٹ سے نکالا جا سکے۔

نئے وقف قانون میں سخت شرائط وضوابط:

نئے قواعد کا بنیادی مقصد دہشت گردوں کی مالی مدد اور منی لانڈرنگ کی روک تھام ہے چنانچہ اس کی زد میں مالیاتی امور سے متعلق طبقات زیادہ آئے ہیں اور کاروباری افراد کے حوالے سے دستاویزات کی شرائط بہت بڑھا دی گئی ہیں۔ تمام بینکوں اور مالیاتی اداروں کو پابند کیا گیا ہے کہ اکاونٹ رکھنے والے ہر فرد کی مکمل چھان بین کریں۔ اگر کوئی کاروباری فرد روپے کی کوئی بڑی ترسیل یا وصولی کرتا ہے تو اس پر بینک اس سے ذریعہ آمدن پوچھیں گے اور معمول سے زائد ہر ٹرانزیکشن پر نظر رکھی جائے گی۔ اور خاص طور پر جو شخص اپنی ملکیت وقف کرے گا اس کے لیے شرائط سخت کی گئی ہیں۔ جیسا کہ ای سی ٹی ایکٹ ۲۰۲۰ کی دفعہ نمبر ۹ میں بیان کیا گیا ہے:

۹۔ رزق کی متفرق معلومات:

ا۔ رزق کی متفرق معلومات: کسی بھی بزنس تعلق سے پہلے اور کسی بھی پیشہ وارانہ منتقلی سے پہلے، جو شخص یا مینیجر وقف قائم کرے گا وہ اپنی حیثیت بتائے گا جیسا کہ اسے اینٹی منی لانڈرنگ ایکٹ ۲۰۱۰ میں بیان کیا گیا ہے۔

۲۔ اس قانون کے لاگو ہونے کے وقت اگر کوئی وقف موجود ہے تو کوئی بھی وقف مینیجر یا وقف کرنے والا یا کوئی اور وہ اپنی حیثیت معلوماتی ادارے کو بتائے گا کہ اس کا کس کیساتھ کاروباری تعلق ہے (یعنی اس کے پاس جتنی ملکیت ہے اسے وہاں درج کروانا پڑے گی) اپنی جائیداد کو واضح کرنا۔)[6]

یعنی واقف متولی، یا مینیجر جب کوئی وقف قائم کرے گا تو وہ اپنی حیثیت معلوماتی ادارے کو بتائے گا کہ اس کا کتنا کاروبار ہے اور کس کے ساتھ اس کا بزنس تعلق ہے۔ اس احتساب کا مقصد محکمہ اوقاف میں بے ضابطگیوں سے بچنا اور ایف اے ٹی ایف کی مطلوبہ شرائط کو ماننا ہے۔

بی بی سی اردو کی رپورٹ کے مطابق:

منظور ہونے والے اس انسداد منی لانڈرنگ بل کے تحت منی لانڈرنگ میں ملوث افراد کو پانچ سال تک قید اور اڑھائی کروڑ جرمانہ ہو سکے گا۔ اس بل کے تحت وزیر خزانہ کی نگرانی میں ایک طاقتور نیشنل ایگزیکٹو کمیٹی قائم کی

جا رہی ہے جو کہ ان قوانین پر موثر عملدرآمد یقینی بنائے گی اور اس حوالے سے قواعد وضوابط متعین کرے گی۔[7]

جیسا کہ ای سی ٹی ایکٹ ۲۰۲۰ کی دفعہ ۲۴ میں ہے:

۲۶۔انتظامی پابندیاں:

(کوئی شخص اگر کسی وجہ سے اس قانون کی کسی شق پر عمل کرنے میں ناکام رہتا ہے تو سزا کے طور پر ۲۵ ملین ادا کرنا پڑے گا۔)[8].

مندرجہ بالا بیان کردہ نئے قواعد میں زیادہ تر پیسے کی ترسیل کو شفاف بنانے پر زور دیا گیا ہے تا کہ مکمل طور پر معلوم ہو سکے کہ سرمایہ کہاں سے آرہا ہے اور کس مقصد کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے۔ بیرون ملک مقیم پاکستانیوں پر زور دیا گیا ہے کہ وہ پاکستان میں رقم کی ترسیل بینکوں اور قانونی چینلز کے ذریعے ہی کریں ۔

نئے قواعد میں شامل 'اسلام آباد وقف املاک بل 2020 کے مطابق وفاق کے زیر انتظام علاقوں میں مساجد، امام بارگاہوں کے لیے وقف زمین چیف کمشنر کے پاس رجسٹرڈ ہو گی اور اس کا انتظام وانصرام حکومتی نگرانی میں چلے گا۔

بل کے مطابق حکومت کو وقف املاک پر قائم تعمیرات کی منی ٹریل معلوم کرنے اور آڈٹ کا اختیار ہو گا، وقف کی زمینوں پر قائم تمام مساجد، امام بارگاہیں، مدارس وغیرہ وفاق کے کنٹرول میں آ جائیں گی، یعنی وہ مساجد، مدارس وقف املاک پر قائم عمارت کے منتظم منی لانڈرنگ میں ملوث پائے گئے تو حکومت ان کا انتظام سنبھال سکے گی۔ یعنی وہ وقف املاک حکومت کے کنٹرول میں آجائیں گی۔

علاوہ ازیں، حکومت پاکستان مدارس کی آمدنی کی منی ٹریل لے گی یعنی کہ مدارس کو آمدنی کہاں سے آرہی ہے، اور کہاں خرچ ہو رہی ہے اور خرچ کرنے والا کون ہے۔ یعنی حکومت مدارس، مساجد، اور وقف املاک کی آمدنی کا منی ٹریل معلوم کرے گی۔ تا کہ لین دین کے معاملات میں شفافیت ہو اور ایف اے ٹی ایف کی شرائط بھی پوری کی جا سکیں۔ تا کہ پاکستانی معیشت کو لاحق معاشی خطرات سے نمٹا جا سکے۔ کیونکہ پاکستان کی ریڈ لسٹ میں موجودگی معاشی رکاوٹ ہے۔

اس کے علاوہ حکومت چیف ایڈ منسٹریٹر ای سی ٹی، کے ذریعے وقف املاک کے لیے منتظم اعلیٰ تعینات کرے گی، منتظم اعلیٰ کسی خطاب، خطبے یا لیکچر کو روکنے کی ہدایات دے سکتا ہے۔ منتظم اعلیٰ قومی خود مختاری اور وحدانیت کو نقصان پہنچانے والے کسی معاملے کو بھی روک سکے گا۔ اس کے علاوہ جو قابل غور دفعہ ہے وہ ای سی ٹی ایکٹ

۲۰۲۰ کی دفعہ ۲۱ ہے جس میں چیف ایڈ منسٹریٹر اور منتظم اعلیٰ کے اختیارات کو بڑھا دیا گیا ہے۔

دفعہ ۲۱ کی شقیں درج ذیل ہیں:

۲۱۔ چیف ایڈ منسٹریٹر کا ہدایات جاری کرنا

ا۔ (چیف ایڈ منسٹریٹر اس شخص سے جو وقف ملکیت پر انچارج ہے یا وقف ملکیت کو کنڑول کرتا ہے انتظامیہ نے اسے کنڑول میں نہیں لیا ہوا ہے اور اس شخص کی طرف سے وقف ملکیت سے متعلقہ کوئی دستاویزات ابھی تک جمع نہیں کروائی گئی یا اس نے دستاویزات کی کوئی کاپی جمع نہیں کروائی تو وہ شخص بغیر کسی دیر کے یہ مطلوب کردہ کام مکمل کرے۔

۲۔ چیف ایڈ منسٹریٹر کسی بھی شخص کو انچارج بنا سکتا ہے یا کسی کو بھی جو وقف ملکیت کو کنڑول کرتا ہو۔ انتظامیہ اور چیف ایڈ منسٹریٹر کی طرف سے شق نمبر ۸ کے مطابق جو ہدایات وقف ملکیت کے انتظامات کے حوالے سے دی جائیں جس میں وقف ملکیت کا کنڑول اور اس کے انتظامات شامل ہیں اس میں کسی بھی اشتعال انگیز خطبہ کو روکنے کی ہدایات بھی ہو جس سے پاکستان کی سالمیت کو خطرہ ہو یا مذہبی گروہوں کے درمیان لڑائی پیدا ہونے کا خدشہ ہو یا وہ ایسی تقاریر کرتا ہو جس سے نفرت اور بداعتمادی پیدا ہوتی ہو یا ایسا شخص جو اپنی پارٹی یا اپنے فرقہ کی بات کو اشتعال انگیز انداز میں بیان اور جانبدار بات کرے جس سے بدامنی کا اندیشہ ہو کو روکنے کی ہدایات جاری کی جائیں ۔اور اس شخص کو جرمانہ بھی کیا جائے یا جس وقف ملکیت کو وہ کنڑول کرتا ہے اسے اپنی تحویل میں لے لیا جائے اور ان ہدایات کی مکمل تعمیل کی جائے۔

چیف ایڈ منسٹریٹر کسی بھی وقف ملکیت کے وقف مینیجر کو طلب کر سکتا ہے۔ جو کہ شق نمبر ۶ کے تحت رجسٹرڈ ہے یا وقف ملکیت کے انتظامات چیف ایڈ منسٹریٹر سنبھالے گا جو کہ شق نمبر ۸ کے تحت بیان کیا گیا ہے جس کی پیروی کرنا ضروری ہے اور یہ ہدایات منی لانڈرنگ اور دہشت گردی کروانے والے عوامل سے بچا جائے۔

ا۔ جو شخص وقف ملکیت کو لیز پر لے گا وہ اس کے کرایہ کی رقم اپنے بنک اکاونٹ کے ذریعے چیف ایڈ منسٹریٹر یا ایڈ منسٹریٹر کے بنائے ہوئے اکاونٹ کے ذریعے منتقل کرے گا جبکہ وقف مینیجر لیز کی کمپیوٹرائزڈ بل فراہم کرے گا۔

۲۔ بولی لگانے والے کی طرف سے کامیابی سے لیز کے کام کے مکمل عملدرآمد کے بعد چیف ایڈ منسٹریٹر کے اس وقف ملکیت پر قبضہ کے بعد وہ یہ ساری معلومات معلوماتی ویب سائٹ پر دے گا تاکہ اس سے عوام اور اتھارٹی آگاہ ہو سکیں۔

۳۔ لیز پر لینے والا شخص اس بات کا حلف نامہ دے گا کہ وہ اس لیز پر لی گئی وقف ملکیت کی آمدنی کو کسی غیر قانونی کام میں استعمال نہیں کرے گا، اور نہ ہی منی لانڈرنگ ایکٹ میں استعمال کی جائے گی اور نہ ہی کسی دہشتگردی کے کاموں میں استعمال ہو گی۔ جو بندہ لیز پر وقف ملکیت لے گا وہ سالانہ اپنے بنک اکاونٹ کی رقم نکلوانے اور جمع کرنے کی مکمل تفصیلات چیف ایڈمنسٹریٹر کو دے گا۔ اور

۴۔ وقف ملکیت کے ریکارڈ کی حفاظت کے لیے اکاونٹ کی تفصیل اور پانچ سال کا سارا ڈیٹا بھی جس میں وقف محکمہ کے ملازمین، انویسٹرز، اور مینیجر کے بارے ساری معلومات ہو کو محفوظ کرنا لازمی ہے۔)[9]

اس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ چیف ایڈمنسٹریٹر کا یہ اختیار ہے کہ جس وقف ملکیت کے دستاویزات ابھی تک جمع نہیں کروائے گئے اسے فوری جمع کروانے کے لیے اقدامات کرے۔

چیف ایڈمنسٹریٹر کا یہ اختیار ہے کہ وہ اپنی مرضی سے جسے چاہے وقف ملکیت کا انچارج بنا سکتا ہے اور ضرورت پڑنے پر اسے طلب بھی کر سکتا ہے۔ اس کے علاوہ چیف ایڈمنسٹریٹر نوٹیفیکشن پر وقف ملکیت کو اپنی تحویل میں لے سکتا ہے مثلاً اگر کوئی متولی اینٹی منی لانڈرنگ میں ملوث پایا گیا تو اس کے زیرِ نگرانی جو وقف ملکیت ہو گی وہ حکومت چیف ایڈمنسٹریٹر کے زریعے کنٹرول میں لے لے گی۔ اور متولی کو ڈھائی کروڑ جرمانہ اور ساتھ پانچ سال تک سزا ہو گی جو بڑھ بھی سکتی ہے۔

مزید براں، چیف ایڈمنسٹریٹر کے اختیارات میں یہ بات بھی شامل ہے کہ وہ کسی بھی منافرت پھیلانے والی تقریر کو اور کسی بھی فرقہ وارانہ اور مشتعل کرنے والے خطاب کو روکے اور ان کے خلاف کاروائی کرے۔

یعنی اس نئی شق کے ذریعے چیف ایڈمنسٹریٹر کے اختیارات کو بڑھایا گیا ہے تاکہ محکمہ اوقاف سے معاملات احسن طریقے سے چلائے جا سکیں۔

اس کے علاوہ جو کوئی ان شقوں کی خلاف ورزی کرے گا یا اس قانون کی خلاف ورزی کرے گا تو اسے سزا اور جرمانہ کیا جائے گا۔ جو جرائم اور سزائیں اس قانون میں بیان کردہ خلاف ورزی کی صورت میں دی جائیں گی وہ درج ذیل ہیں۔

یعنی یہ وہ سخت شرائط وضوابط ہیں جو نئے وقف قانون میں موجود ہیں جن کا مفصل تذکرہ اوپر دوسرے باب میں کیا جا چکا ہے۔

اس کے علاوہ ایک اور شق جس میں اوقاف کے چیف ایڈمنسٹریٹر کو اس محکمہ کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا ہے ساتھ یہ بھی ترمیم کی گئی ہے کہ چیف ایڈمنسٹریٹر محکمہ کا سربراہ ہے لیکن محکمہ اوقاف اسلام آباد کے اوقاف کی ساری نگرانی وفاقی حکومت کرے گی یعنی ساری وقف املاک حکومت کے کنٹرول میں ہوں گی جس پر علما کو اعتراض ہے کہ حکومت مدارس کی منی ٹریل نہ کرے۔

اس شق کو دوبارہ بطورِ حوالہ یہاں پیش کیا جاتا ہے:

۳۔(اوقاف کے چیف ایڈمنسٹریٹر کی تقرری)

اس شق کے مطابق محکمہ اوقاف کے چیف ایڈمنسٹریٹر کی تقرری حکومت کرے گی۔

(اسلام آباد کے اوقاف کے چیف ایڈمنسٹریٹر کی تقرری چیف کمشنر کرے گا۔اور اسلام آباد کے علاقوں میں موجود وقف املاک سے متعلقہ تمام اختیارات اسی کے پاس ہوں گے۔

۱۔چی ف ایڈمنسٹریٹر مسلمان ہو غیر مسلم چیف ایڈمنسٹریٹر نہیں ہو سکتا،اور وہ گورمنٹ کی ۱۹ اسکیل کی نوکری کرتا ہو۔

۲۔اسلام آباد میں وقف کے ادارے کا واحد یہی چیف ایڈمنسٹریٹر ہو گا جس پر حکومت کی سیل ہو گی اور اگر اس نام سے کوئی اور ہوا تو اس پر مقدمہ کیا جائے گا۔

۳۔چیف ایڈمنسٹریٹر اپنی ذمہ داریاں پوری کرے گا جبکہ اس کا سارا کنٹرول وفاقی حکومت کے پاس ہو گا۔)[10]

محکمہ اوقاف کے چیف ایڈمنسٹریٹر کے لیے ضروری ہے کہ وہ مسلمان ہو اور حکومت کی طرف سے مطلوب صلاحیتوں کا اہل ہو۔)

محکمہ اوقاف کے چیف ایڈمنسٹریٹر کے لیے یہ شرط عائد کی گئی ہے کہ وہ مسلمان ہو غیر مسلم محکمہ اوقاف کا چیف ایڈمنسٹریٹر تعینات نہیں ہو سکتا۔

اس میں جو خاص بات بیان کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ جہاں ترمیم کی گئی وہ یہ ہے کہ چیف ایڈمنسٹریٹر اپنی تفویض کردہ ذمہ داریاں پوری کرے گا لیکن محکمہ اوقاف کا سارا کنٹرول وفاقی حکومت کے پاس ہو گا۔یعنی سارا اختیار حکومت کے پاس ہو گا۔یعنی وفاقی دارالحکومت میں جتنی بھی وقف املاک ہیں جن میں، مساجد، مدارس،مزارات، اور رفاہی ادارے ہیں یا اس کے علاوہ جو وقف املاک ہیں جن میں دکانیں، زرعی زمینیں وغیرہ شامل ہیں یہ سب وفاقی حکومت کے کنٹرول میں ہوں گے۔

حکومت جب چاہے گی وہ ان املاک کی منی ٹریل معلوم کر سکے گی اور جو کوئی متولی یا وقف مینیجر منی لانڈرنگ یا ٹیرر فنانسنگ میں ملوث پایا گیا تو اس کے خلاف کاروائی کی جائے گی۔ اور اسے جرمانہ کیساتھ ساتھ پانچ سال تک سزا بھی دی جائے گی۔

انہی شقوں کی وجہ سے علما کے اعتراضات اٹھ رہے ہیں اور ان کو منسوخ کرنے کی اپیل کی جا رہی ہے کیونکہ اس اقدام کو مدارس میں مداخلت کے مترادف کہا جارہا ہے۔

۹۲ نیوز کی خصوصی رپورٹ کے مطابق:

وقف اور سوسائٹیز رجسٹریشن قوانین میں ترامیم کے حوالے سے بڑا اقدام کرتے ہوئے ملکی تاریخ میں پہلی بار صوبائی سطح پر محکمہ اوقاف و مذہبی امور میں مکمل طور پر کمپیوٹرائزڈ ایف اے ٹی ایف سیل قائم کرنے کے ساتھ ساتھ wtc۔punjab۔gov ۔pk ویب سائٹ بھی لانچ کر دی۔ جبکہ لاہور سمیت پنجاب بھر کے زونل ایڈ منسٹریٹرز کی ٹریننگ کا سلسلہ بھی پایہ تکمیل کو پہنچ گیا۔ فنانشل ٹاسک فورس نے گزشتہ برس اکتوبر 2019 میں جاری کی گئی اپنی رپورٹ میں پاکستان میں منی لانڈرنگ اور ٹیرر فنانسنگ یا دہشت گردی کے لیے مالی معاونت کے مقدمات میں سزاؤں کی شرح کم ہونے پر تحفظات کا اظہار کیا اور گرے لسٹ سے نکلنے کے لئے متعدد گائیڈ لائنز جاری کیں۔ فنانشل ایکشن ٹاسک فورس (FATF) کی نشاندہی پر ٹرسٹ، وقف اور سوسائٹیز کی رجسٹریشن قوانین میں خامیوں کا فائدہ اٹھاتے ہوئے فلاحی ادارہ جات کے نام پر ہونے والی منی لانڈرنگ کی روک تھام اور آئندہ کیلئے اس طرح کے تمام ادارہ جات کی سرکاری ادارہ جات سے لازمی رجسٹریشن کی غرض سے وزارت داخلہ حکومت پاکستان کی جانب سے موجودہ ٹرسٹ ایکٹ 1982، کوآپریٹو سوسائٹی ایکٹ 1927 اور وقف قوانین میں ضروری ترامیم کرتے ہوئے تمام صوبوں میں یکساں قوانین کے نفاذ کا فیصلہ کیا۔ ذرائع نے بتایا کہ وزارت داخلہ حکومت پاکستان کی جانب سے دی گئی ہدایات کی روشنی میں محکمہ اوقاف پنجاب سمیت تمام صوبوں کے محکمہ اوقاف کے آفیسران کی مشترکہ کاوش سے وقف پراپرٹیز آرڈی نینس کے موجودہ قوانین میں ترامیم کے ذریعہ یکساں قانون کا مسودہ وزارت داخلہ کے قانونی ماہرین کے زیر نگرانی تیار ہوا۔ اس مسودہ قانون کو صوبائی اسمبلی کے روبرو پیش کرنے کی منظوری ایوان وزیر اعلیٰ نے 31 اگست کو دی۔ جس کے بعد محکمہ اوقاف پنجاب کی جانب سے وقف پراپرٹیز آرڈی نینس 1979 کی ایک

سے زائد شقوں میں ترامیم کا مسودہ صوبائی اسمبلی کے روبرو پیش کیا گیا۔ جسے صوبائی اسمبلی نے 2 ستمبر بدھ کو ہونے والے اجلاس میں منظور کر لیا۔[11]

جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ ۲۰۱۹ میں پاکستان میں دہشتگردی کے حوالے سے معاونت، ٹیرر فنانسنگ، اور منی لانڈرنگ کے حوالے سے مقدمات میں بہت کم لوگوں کو سزا ہوئی ہے جس پر ایف اے ٹی ایف نے تحفظات کا اظہار کیا ہے اور ساتھ یہ بھی کہا ہے کہ پاکستان میں جتنے بھی رفاہی دارے ہیں ان کو رجسٹرڈ کیا جائے تاکہ منی لانڈرنگ اور ٹیرر فنانسنگ جیسے واقعات کی روک تھام ہو سکے۔

بی بی سی اردو کی رپورٹ کے مطابق:

جون 2018 میں ایف اے ٹی ایف نے پاکستان کو اپنی گرے لسٹ میں شامل کر لیا تھا جس کا مطلب ہے کہ پاکستان پر یہ جاننے کے لیے مسلسل نظر رکھی جائے گی کہ وہ دہشتگردی اور دہشت گردوں کی مالی معاونت کو روکنے کے لیے کیا عملی اقدامات کر رہا ہے۔ ایف اے ٹی ایف نے اپریل میں پاکستان کو منی لانڈرنگ اور دہشت گردی کے لیے مالی معاونت کے خلاف 13 فول پروف انتظامات سے متعلق رپورٹ جمع کرانے کے لیے پانچ ماہ کا اضافی وقت دیا تھا۔

لہذا اس مقصد کے لیے حکومت نے منی لانڈرنگ بل اور میوچل لیگل اسسٹنس بل، دہشت گردوں کے مالی وسائل کے ذرائع اور منشیات کی ترسیل سے لی گئی رقوم کی ترسیل روکنے کے لیے انسدادِ دہشت گردی اور انسدادِ منشیات کے ترمیمی بلز بھی پارلیمان کے مشترکہ اجلاس سے منظور کرائے ہیں۔[12]

پاکستان کو ۲۰۱۸ میں ایف اے ٹی ایف نے گرے لسٹ میں ڈالا تاکہ پاکستان پر نظر رکھی جائے کہ وہ دہشتگردی اور دہشت گردوں کی مالی معاونت کو روکنے کے لیے کیا اقدامات کر رہا ہے یعنی پاکستان کی نگرانی کے لیے پاکستان کو گرے لسٹ میں شامل کیا گیا ہے۔

لہذا اس مقصد کے پیش نظر حکومت نے منی لانڈرنگ، ٹیرر فنانسنگ اور دیگر غیر قانونی کاروائیوں کو روکنے کے لیے قوانین منظور کروائے ہیں تاکہ پاکستان کو گرے لسٹ سے نکلوایا جائے اور دنیا میں پاکستان کا ایک اچھا امیج جائے۔

بی بی سی اردو کی رپورٹ کے مطابق:

ایف اے ٹی ایف نے 21 فروری کو کہا تھا کہ پاکستان کو 27 نکاتی ایکشن پلان کو مکمل کرنے کے لیے دی گئی تمام ڈیڈلائنز ختم ہو چکی ہیں اور صرف 14 نکات پر بڑے پیمانے پر مکمل عمل ہو سکا جب کہ 13 اہداف پر اب بھی کام ہونا باقی ہے۔

فیٹف نے پاکستان پر دباو ڈالا تھا کہ وہ جلد از جلد جون 2020 تک یہ کام مکمل کریں۔ ورنہ اسے نگرانی کے دائرہ اختیار کی فہرست میں شامل کیا جائے گا جسے عام طور پر واچ ڈاگ کی بلیک لسٹ کہا جاتا ہے۔

پاکستان کو اس سے قبل 2012 سے 2015 تک گرے لسٹ میں رکھا گیا تھا لیکن انسدادِ منی لانڈرنگ اور انسداد دہشت گردی قوانین میں سخت اصلاحات سے متعلق قانون سازی کے بعد 2016 میں اسے اس لسٹ سے خارج کر دیا گیا تھا۔

اس حوالے سے تجزیہ کار اور سینئر صحافی مہتاب حیدر کہتے ہیں کہ پاکستان نے ایکشن پلان پر عمل درآمد کا ابتدائی ڈرافٹ گزشتہ ماہ جمع کروا دیا تھا اور اب ترمیم شدہ ڈرافٹ تیار ہو رہا ہے جو کسی بھی وقت جمع کروا دیا جائے گا۔ ان کے بقول اس ڈرافٹ میں پاکستان آگاہ کرے گا کہ ایف اے ٹی ایف کے ایکشن پلان کے کتنے پوائنٹس تھے جن پر مکمل عمل درآمد کر لیا گیا ہے۔[13]

یعنی ایف اے ٹی ایف نے پاکستان کو ۲۷ نکات پر مشتمل ہدایات نامہ دیا ہے جس پر عمل کرنے کی صورت میں پاکستان کو گرے لسٹ سے خارج کر دیا جائے گا لیکن پاکستان نے ابھی ۱۴ نکات پر عمل کیا ہے جو کہ ناکافی ہے جبکہ پاکستان کو جون ۲۰۲۰ تک ۲۷ نکات پر عمل کرنے کو کہا گیا تھا لہذا یہ غیر اطمینان بخش بات ہے کہ ابھی تک دیے گئے تمام نکات پر عمل کیوں نہیں کیا گیا۔ اور ساتھ ایف اے ٹی ایف نے یہ بھی کہا کہ اگر پاکستان نے ان نکات پر عمل نہ کیا تو پاکستان کو بلیک لسٹ میں ڈال دیا جائے گا۔

بی بی سی اردو کی رپورٹ کے مطابق:

اب جبکہ جون میں فیٹف کا اجلاس ہو چکا ہے اور پاکستان نے ۲۷ نکات میں سے ۲۶ نکات پر عمل بھی کیا ہے لیکن ابھی بھی پاکستان کو گرے لسٹ میں رکھا گیا ہے جس پر پاکستان نے احتجاج بھی کیا ہے جیسا کہ پاکستان کے وزیر خارجہ کا بیان ہے:

پاکستانی وزیر خارجہ شاہ محمود قریشی نے کہا ہے کہ ایف اے ٹی ایف کے 27 میں سے 26 نکات کے نفاذ کے بعد پاکستان کو گرے لسٹ میں باقی رکھنے کا کوئی جواز نہیں۔ ریڈیو پاکستان کے مطابق وزیر خارجہ نے کہا کہ اس بات کا تعین کیا جائے کہ ایف اے ٹی ایف فورم تکنیکی ہے یا سیاسی۔ انھوں نے کہا کہ اس معاملے کا بھی جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ سینیچر کو وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ کچھ طاقتیں چاہتی ہیں کہ پاکستان پر فیٹف کی تلوار لٹکتی رہے۔

انھوں نے کہا کہ فیٹف نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ پاکستان نے 27 میں 26 نکات پر عملدر آمد کرایا ہے اور 27 ویں نکتے پر بھی خاصی پیشرفت ہوئی ہے۔ شاہ محمود قریشی نے واضح طور پر کہا کہ پاکستان نے جو اقدامات کیے وہ اس کے اپنے مفاد میں تھے۔ انھوں نے کہا کہ منی لانڈرنگ اور دہشت گردوں کی مالی معاونت روکنا ہمارے اپنے مفاد میں ہے۔[14]

فنانشل ایکشن ٹاسک فورس (ایف اے ٹی ایف) کے پلانیری اجلاس میں پاکستان کو مزید گرے لسٹ میں رکھتے ہوئے کہا گیا ہے کہ اسے مزید مانیٹرنگ کا حصہ رکھا جائے گا۔ ورچوئل پریس کانفرنس سے خطاب کے دوران ایف اے ٹی ایف کے صدر مارکس پلیا نے کہا کہ 'پاکستان نے 27 میں سے 26 سفارشات کی تکمیل کرلی ہے لیکن اب بھی پاکستان کو دہشت گردوں کو دی جانے والی سزاؤں اور قانونی چارہ جوئی پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔

ایف اے ٹی ایف نے پاکستان کو ملک میں قانونی نظام بہتر کرنے پر سراہا ہے۔ لیکن اس کے باوجود پاکستان عالمی سطح پر ایف اے ٹی ایف کے معیار پر پورا نہیں اتر پایا ہے۔

اس وجہ سے ایف اے ٹی ایف نے پاکستان کو ابھی گرے لسٹ میں ہی رکھنے کا فیصلہ کیا ہے اور اس سے باہر نکلنے کے لیے اسے مزید اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔

ایف اے ٹی ایف کا پلانیری اجلاس 20 جون 2021 میں ہوا۔ اس فیصلے میں پاکستان کو جن تین سفارشات کی تکمیل کا کہا گیا تھا ان میں سے دو کی تکمیل ہو چکی ہے۔ جبکہ باقی رہ جانے والی ایک سفارش پر پاکستان کام کر رہا ہے۔ 2018 میں فنانشل ایکشن ٹاسک فورس یا ایف اے ٹی ایف نے پاکستان کو گرے لسٹ میں شامل کیا تھا۔ اس فہرست میں ان ممالک کو شامل کیا جاتا ہے جو منی لانڈرنگ اور دہشت گردی کے لیے مالی معاونت کی فراہمی کو روکنے کے لیے مناسب اقدامات لینے میں ناکام رہے ہوں۔

گزشتہ سال اکتوبر 2020 میں ہونے والے اجلاس میں ایف اے ٹی ایف نے 6 سفارشات پر عمل درآمد کو غیر

اطمینان بخش قرار دیتے ہوئے چار ایسے شعبوں کی نشاندہی کی تھی جس میں مزید کام درکار تھا اور اس کے لیے پاکستان کو فروری 2021 تک کا اضافی وقت فراہم کیا گیا تھا۔ جس کے بعد فروری 2021 کے اجلاس میں ادارے نے تین سفارشات پر کام کرنے کو کہا تھا جبکہ شاہ محمود قریشی نے اپنے بیان میں کہا تھا کہ پاکستان نے اب تک 27 سفارشات میں سے 26 مکمل کر لی ہیں اور ستائیسویں پر 'بھرپور' کام جاری ہے۔ انھوں نے کہا کہ پاکستان کو مزید گرے لسٹ میں رکھنا 'نامناسب ہوگا۔

اس وقت پاکستان میں محکمہ اوقاف کو ایف اے ٹی ایف کی شرائط پوری کرنے کی ہدایات دی جاچکی ہیں اور ان شقوں پر عمل درآمد بھی ہو رہا ہے محکمہ اوقاف کے دستاویزات کے مطابق:

1. (ایف اے ٹی ایف کی ضروریات کے مطابق نجی وقف املاک کی رجسٹریشن۔
2. مارکیٹ ریٹ کے برابر نئے کرایوں کا مکمل نفاذ۔
3. تجارتی صلاحیت رکھنے والی زمینوں کو لیز پر دینے کے لیے کابینہ سے لیز کے مختلف طریقوں کی منظوری۔[15])

یعنی اوپر بیان کی گئی محکمہ اوقاف کی موجودہ دستاویزات کے مطابق ایف اے ٹی ایف کی شرائط کے مطابق قانون میں کی گئی ترامیم کی روشنی میں محکمہ اوقاف کو یہ ہدایات جاری کر دی گئی ہیں کہ وہ ایف اے ٹی ایف کی شرائط پر عمل کریں اور اس پر اس وقت عمل درآمد کیا جا رہا ہے۔

محکمہ اوقاف ہیڈ کوارٹر لاہور کے ڈپٹی ڈائریکٹر عظیم حیات صاحب نے ذاتی انٹرویو میں بتایا کہ:

اس وقت محکمہ اوقاف کو حکومت کی طرف سے ایف اے ٹی ایف کی شرائط کے مطابق عمل درآمد کرنے کی ہدایات دی جاچکی ہیں اور ان پر عمل درآمد بھی ہو رہا ہے جس کے نتیجے میں وہ مدارس، مساجد، اور مزارات جو کہ محکمہ اوقاف میں رجسٹرڈ نہیں ہیں انہیں رجسٹرڈ کیا جا رہا ہے اور ساتھ ساتھ یہ بھی ہدایات کی جارہی ہیں کہ جو نئے لوگ اپنی اشیاء وقف کرنے آرہے ہیں وہ اپنی کاروباری حیثیت واضح کریں پھر املاک کو وقف کریں۔

یعنی وقف کے نئے قوانین لانے کا اصل مقصد ایف اے ٹی ایف کی شرائط کو پورا کرنا تھا۔ جس کی وجہ سے ترمیم کی ضرورت پڑی ساتھ ساتھ ان ترامیم سے وقف کا نظام احتساب بھی بہتر ہوا ہے۔ لہذا لب لباب یہ ہے کہ وقف املاک کے معاملات کے احتساب کے لیے یہ قانون بنایا گیا ہے۔

اوپر بیان کی گئی کاوشوں سے آج پاکستان گرے لسٹ سے نکل چکا ہے اور اب پاکستان پوری دنیا کے ساتھ تجارت کر سکتا ہے یہی وہ ٹارگٹ تھا جو کہ ان ترامیم کے ذریعے حاصل کرنا تھا درج ذیل دی گئی وہ رپورٹ ہے جو کہ پاکستان کے وزارت خارجہ کی طرف سے جاری کی گئی ہے:

(فنانشل ایکشن ٹاسک فورس نے اتفاق رائے سے فیصلہ کیا ہے کہ پاکستان نے 2018 اور 2021 دونوں ایکشن پلانز کی تمام ٹھوس، تکنیکی اور طریقہ کار کی ضروریات پوری کر لی ہیں۔ نتیجے کے طور پر، پاکستان کو فوری طور پر اثر سے بڑھتی ہوئی نگرانی کے تحت دائرہ اختیار کی فہرست سے نکال دیا گیا ہے۔

یہ فیصلہ پیرس، فرانس میں 20 سے 21 اکتوبر 2022 تک ہونے والے ایف اے ٹی ایف کے پلینری اجلاس کے دوران کیا گیا۔ وزیر مملکت برائے خارجہ امور/ قومی ایف اے ٹی ایف رابطہ کمیٹی کی چیئرپرسن محترمہ حنا ربانی کھر نے ایف اے ٹی ایف کے پلینری میں پاکستانی وفد کی قیادت کی۔

پاکستان نے دونوں ایکشن پلانز کے تقاضوں کو پورا کرنے کے دوران انسداد منی لانڈرنگ اور انسداد دہشت گردی کی مالی معاونت (AML/CFT) ڈومین میں بہت زیادہ پیش رفت کی ہے۔ CoVID-19 وبائی امراض سمیت بہت سے چیلنجوں کے باوجود، پاکستان نے اصلاحات کے راستے کو جاری رکھا اور اپنی مقامی AML/CFT حکومت کو بین الاقوامی بہترین طریقوں کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کے اعلیٰ سطحی سیاسی عزم کو برقرار رکھا۔

ایف اے ٹی ایف کے اہداف کا حصول پوری قوم کی کوشش تھی۔ وفاقی اور صوبائی دونوں سطحوں پر متعدد وزارتوں، محکموں اور ایجنسیوں نے اس قومی مقصد کو حاصل کرنے میں اپنا حصہ ڈالا۔ FATF کے ساتھ مشغولیت نے پاکستان کے قوانین اور طریقہ کار میں سٹریٹجک بہتری لائی ہے، جس سے اس کی ملکی AML/CFT حکومت کو موجودہ اور مستقبل کے چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے مزید لچکدار بنایا گیا ہے۔)[16]

خلاصہ بحث:

پرانے قوانین میں ترامیم کرنے کی ضرورت اس لیے پیش آئی کیونکہ پرانے قوانین میں احتساب کے حوالے سے شرائط نرم تھیں جس کی وجہ سے مدارس میں سے منی لانڈرنگ کے کیسز سامنے آرہے تھے اور وقف کے پیسہ میں کرپشن کے کیسز بھی سامنے آئے تھے جس کی وجہ سے نئے قانون کو لانے کی ضرورت پیش آئی۔ لہذا اسی وجہ سے پاکستان پر بیرونی طاقتوں کا دباؤ بھی تھا۔ اسی ضرورت کو پیش نظر رکھتے ہوئے حکومت پاکستان نے محکمہ اوقاف کے پرانے قوانین میں ترامیم کی اور وقف

کے حوالے سے نئے قوانین متعارف کرائے جس پر حکومت کو علما کی طرف سے کافی تنقید کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ لیکن بہر حال اس قانون کو نافذ کر دیا گیا ہے لیکن ابھی بھی علما مدارس کی طرف سے اس قانون کو منظور نہیں کیا گیا اور تمام مکاتب فکر کے علما نے اس قانون کا بائیکاٹ کیا ہے۔

حواشی

1) Islamabad capital territory waqf properties act,2020. (ICT)
2) The Punjab Waqf Properties ordinance1979
3) https://www.firstpost.com/world/explainer-what-is-fatf-and-why-pakistan-has-been-struggling-to-get-out-of-its-grey-list
4) https://www.bbc.com/urdu/pakistan-57613518
5) Directorate of Estate auqaf.
6) https://mofa.gov.pk/pakistan-exits-fatfs-grey-list/accessed

1) اردو نیوز، 13 ستمبر 2021 اسلام آباد
2) 92 نیوز، 12 ستمبر 2020ء سپیشل رپورٹ
3) بی بی سی اردو، 14 ستمبر 2020ء

---

[1] The Punjab waqf properties ordinance1979
[2] Islamabad capital territory waqf properties act ,2020.(ICT)
[3] Islamabad capital territory waqf properties act ,2020.
[4] https://www.firstpost.com/world/explainer-what-is-fatf-and-why-pakistan-has-been-struggling-to-get-out-of-its-grey-list-Accessed on: 1.02.2022. At: 5PM
[5] اردو نیوز، 13 ستمبر 2021
[6] Islamabad capital territory waqf properties act,2020,p:6
[7] اردو نیوز، 13 ستمبر 2021 اسلام آباد
[8] Islamabad capital territory waqf properties act,2020,p:12
[9] Islamabad capital territory waqf properties act,2020,p:9-10
[10] Islamabad capital territory waqf properties act,2020, p:4
[11] 92 نیوز، 12 ستمبر 2020ء سپیشل رپورٹ
[12] بی بی سی اردو، 14 ستمبر 2020ء
[13] بی بی سی اردو، 14 ستمبر 2020ء
[14] https://www.bbc.com/urdu/pakistan-57613518 Accessed on: 1.01.2022. At: 5PM
[15] Directorate of estate auqaf.
[16] https://mofa.gov.pk/pakistan-exits-fatfs-grey-list/accessed on 12 .4. 2023 at 11pm